مولانا عبدالقیوم حقانی

اسرائیلی جارحیت

اور

اضطراب انگیز مشاہدات

دل کو ہلا دینے والی صورت حال اور اس کی پیچیدگی جس سے فی الواقعہ دماغ اضطراب انگیز مشاہدات سے لرزنے لگتا ہے اور اعصاب شل ہوتے جا رہے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ فلسطین ذبح ہو رہا ہے، گذشتہ ماہ ۸ اور ۱۲ اکتوبر کو اسرائیل نے یروشلم میں مسجد الاقصیٰ کی اسلامی حیثیت تبدیل کرنے کے لئے کچھ اقدامات کرنا چاہے تو مسلمانوں کا شدید ردعمل ہوا جس پر اسرائیلی افواج نے پچھلی ۴۲ سالہ تاریخ کی سب سے بڑی بربریت اور جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۳۸ فلسطینیوں کو شہید اور ہزاروں کو زخمی کر دیا یروشلم کی سڑکیں مسلمانوں کے خون سے سرخ ہو گئیں۔

★ اس لئے کہ نومبر میں جہاد افغانستان کو ۱۱ سال پورے ہو رہے ہیں مگر فتح کو شکست سے اور جیت کو ہار سے تبدیل کر دینے کی بدترین عالمی سازشیں عروج پر پہنچ چکی ہیں روس اور امریکہ آپس میں ہزاروں اختلافات کے باوجود افغانستان میں خالص اسلامی ریاست کی تشکیل اور جہاد افغانستان کی تکمیل پر سنگ گراں بن چکے ہیں

★ اس لئے کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیں مجاہدین کے خون سے ہولی کھیل رہی ہیں، پوری دنیائے انسانیت کی لعنت و ملامت کے باوصف ان کی سفاکی اور درندگی میں پسپائی کے بجائے مزید ترقی ہو رہی ہے۔

★ اس لئے کہ بابری مسجد اور شعائر اسلام کے تقدس کا تحفظ پورے عالم اسلام کے لئے چیلنج بن گیا ہے۔

★ اس لئے کہ صدام حسین نے اپنے محسن پڑوسی مگر کمزور ملک کویت پر جرم ضعیفی کے پیش نظر دھاوا ڈال کر مسلمانوں کی وحدت اور عالم اسلام میں اتحاد کی پیش رفت کی کامیاب کوششوں کو پارہ پارہ کر دیا اور دنیائے انسانیت کی بیزار نفرین و مذمت کے باوصف اس کے جوع الارض اور شوق حرب کو تا ہنوز کوئی تشفی حاصل نہ ہو سکی۔

صرف ہم پاکستانی ہی نہیں اس وقت پوری دنیا کے وہ تمام افراد جو فہم و شعور کے پہلو سے خواہ عبقری اور جینیس ہوں یا عرف عام میں دانشور اور صاحب عرفان ہوں ——— اور یا اس کے یکسر بالضد ان پڑھ متوسط نیز عام سطح سے بھی قدرے پست عقل و شعور رکھنے والے ان میں سے جس نے کلمہ توحید پڑھا وہ آج اسی اضطراب

اور جان لیوا ذہنی الجھن کا شکار ہے جس سے ہم نے گفتگو کا آغاز کیا۔

بدقسمتی سے آنے والا ہر دن مسلمانوں کے لئے روز بد بن کر آتا ہے ابھی افغانستان میں روسی بربریت، کویت پر عراقی جارحیت، سعودی عرب میں امریکی فوجوں کی آمد، کشمیر میں بھارتی بہیمیت، بابری مسجد کا المیہ، عربوں کی باہمی مناقشت اور عالم اسلام کی اضطراب انگیز باہمی منازعت، ملت کے وجود پر رستے ہوئے ناسور تشنۂ علاج ہیں کہ اسرائیلی جارحیت پھر سے تازہ دم ہو کر میدان مبارزت میں کود آئی ہے اس تخیل اور اس پس منظر میں بعض اوقات تو سر شرم اور احساس ذلت کے بار سے جھک جاتا ہے۔ اپنے ہموطنوں بلکہ راہگیروں سے بھی آنکھیں ملانے میں شرم محسوس ہونے لگتی ہے۔

آج یہودی اور امریکی فوجیں، عالم عربی کے انتہائی اہم جغرافیائی اور فوجی مقامات پر ڈیرے ڈال چکی ہیں۔ اسرائیلی فوجی بربریت اور مظالم پر آج ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل بے چین و بے قرار ہے ہر مسلمان کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی ہے اور ہر شخص اپنے کو تعزیت کا مستحق سمجھ رہا ہے۔

آج پورا عالم اسلام حیرت زدہ اور انگشت بدنداں ہے اس کے ہوش و حواس اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو گئی۔

موجودہ الم انگیز اور ذلت آمیز صورت حال نے عالم اسلام بالخصوص عربوں کی عزت پر بٹہ لگایا ہے۔ جن کے شہسواروں کی ترک تازیوں کی کہانیاں پورے عالم میں ضرب المثل ہیں ــــ ان تمام واقعات اور حقائق کا تجزیہ اور تخیل کے لئے قرآن مجید کے اس معجزانہ اور بلیغ اور جامع لفظ سے کوئی لفظ نہیں ملتا جس کو "خذلان" کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ (آل عمران ـ ۱۶۰)	اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں اپنی مدد سے محروم کر دینے کا فیصلہ کرلے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور اہل ایمان کو اللہ ہی پر اعتماد اور بھروسہ کرنا چاہیئے۔

ہمیں سوچنا چاہیئے کہ یہ شرمناک صورت حال اور ساری دنیا کے سامنے رسوائی آخر کیوں ہوئی؟ جب کہ افغانستان، بابری مسجد، کشمیر کے مسائل، فلسطین اور مسجد اقصیٰ کا معاملہ حق و انصاف پر مبنی عقل و منطق ہر لحاظ سے جائز اور درست ہے اور خدا، خلق خدا دونوں کے نزدیک ہم حق پر [illegible] ہے۔ دوسری

طرفہ اسرائیل ظلم اور جبر و ستم غاصبانہ ذہنیت اور قومی تکبر کی بنیاد پر قائم ہوا ہے یہودی مغضوب علیہم اور ذلیل ترین مخلوق میں شمار ہوتے ہیں اور پھر اسرائیلی ریاست کے باشندے بھی تو کوئی ایک نسل اور ایک قوم نہیں بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں کا مجموعہ اور ریحان متی کا کنبہ ہے۔ جو دنیا کے مختلف حصوں سے یہاں آکر جمع ہو گئے پھر عرب ممالک نے ان کو اس طرح گھیر رکھا ہے جس طرح گلے کا ہار یا زنجیر ہوتی ہے۔ جب کہ ان کے بالمقابل اسرائیل کی حیثیت وہ ہے جو ایک متلاطم اور متواج سمندر میں ایک چھوٹے سے خاموش جزیرہ کی ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وضربت علیھم الذلۃ و — ان پر ذلت و مقہوریت اور عاجزی و درماندگی
المسکنۃ و باءو بغضب من اللہ — کی چھاپ لگا دی گئی؟ اور اللہ کا غضب
(بقرہ) — انہوں نے اپنا لیا ہے۔

اسرائیل نام ہے، اس قوم، قوت اور حکومت کا جو ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک تمام اقوام عالم میں سب سے زیادہ ہمہ جہتی انسانی اور اخلاقی قدروں ہیں، بین الاقوامی فیصلوں اور شرافت کے تمام تر تصورات سے محروم ہی نہیں، بلکہ کائنات میں ان سب کی دشمن قوم ہے اور ان تمام اخلاق و اقدار کو پامال کر کے اپنی غنڈہ گردی، بدقماشی اور انسانیت کشی میں اپنی نظیر آپ ہے۔

اسرائیل۔ فلسطینیوں کو ان کے اپنے ملک سے نکال کر بلا ابہام یہ دعویٰ اور مقصد لے کر لبنان پر حملہ آور ہوتا رہا ہے کہ فلسطینیوں کی تمام نسل کو صفحہ ہستی سے نابود کر دینا ہے۔

"درندہ صفت" لفظ کے بڑے سے بڑے تصورات سے کہیں زیادہ بھیانک عمل کا پیکر۔ اسرائیل۔ امریکہ کا پالتو ہی نہیں بلکہ سراپا اس کی کٹھ پتلی ہے۔

بے گناہ اور نہتے مسلمانوں پر حالیہ اسرائیلی جارحیت سمیت بارہا کی بربریت اور تشدد کے بدترین مظاہر کے باوصف امریکہ کا عمل یہ رہا ہے کہ:

جب بھی عالم اقوام کی نمائندہ "سلامتی کونسل" اسرائیل کی ننگ انسانیت قوم کے خلاف کوئی قرارداد پاس کرنے کے لئے تیار ہوئی تو امریکہ نے اسے ویٹو کر کے ختم کر دیا۔

امریکی اسلحہ ڈھیروں ڈھیر تل ابیب پہنچتا رہا خواہ اس سے فلسطینیوں کے پرخچے اڑائے جائیں یا لبنانیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

بھاری بھرکم مادی امداد، ڈالروں، اشیاء اور وسائل جارحیت کی صورت میں لگاتار یہودیوں کو دئے جاتے رہے اور تا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔

مگر حیرت ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود امریکہ جمہوریت کا چیمپئن، انسانی آزادی کا امام، عدل و انصاف کا علمبردار بھی ہے اور تمام اقوام عالم کا چودھری بننے پر مصر بھی،

گذشتہ اکتوبر میں اسرائیلی ننگی جارحیت کے باوصف امریکہ نے جو کردار ادا کیا تھا لگتا ہے وہ اس زعم باطل میں مبتلا ہے کہ اس کی یہ چودھراہٹ سدا بہار رہے گی، وہ اسی طرح انسانیت کو موت کی گھاٹ اتارتا بھی رہے گا اور اخلاق کا علمبردار بھی رہے گا۔

تاریخ عالم کی شہادت یہ ہے کہ منافقانہ طرز عمل جس کسی قوم نے مسلسل اختیار کیا اور طاقت کے گھمنڈ، ڈپلومیسی یا شیطانی ذہانت کے نشے میں دھت رہی ہوتا ہے کہ آسمان سے اس کے خلاف فرد جرم نازل ہو جاتی ہے

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ (القصص ۴)

یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ فرعون (ہر زمانے کا فرعون) زمین پر بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا ہو گیا تھا اور اس کا معمول بن گیا تھا کہ دنیا میں کم از کم اپنے ملک میں بسنے والے انسانوں کو طبقاتی گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم کر دیتا اور ان میں کسی طبقے اور پارٹی کو کمزور اور دوسری کو طاقتور کر دیتا وہ اس کمزور قوم کے بیٹوں کو ذبح کرتا عورتوں کو (اپنی ہوس اور خدمت کے لیے) زندہ چھوڑ دیتا۔ لاریب! وہ زمین میں فساد کرنے والوں میں شمار کر لیا گیا

اور جب اسے مفسدین کے ٹولے میں شامل قرار دے دیا گیا تو فیصلہ صادر ہوا کہ

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۝ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ (القصص ۶)

اور ہم نے طے کر لیا کہ جنہیں کمزور اور زیردست کر لیا گیا ہے ان پر اپنے کرم کی بارش نازل کریں انہیں قیادت و سربراہی کا تاج پہنائیں زمین اور ملک پر ان کا اقتدار قائم کریں اور فرعون و ہامان کو وہ سب کچھ ان کی آنکھوں سے مشاہدہ کرا دیں جس کے خوف سے وہ لرزا کرتے

(باقی صفحہ ۲۵ پر)